تحفظ ختم نبوت

وقت کی اہم ضرورت

حسب ارشاد

شاہین ختم نبوت پیر سیّد واجد علی شاہ گیلانی

(امیر تحریک فدایانِ ختم نبوت پاکستان)

تحریر

محمد اختر الاسلام علیمی

ناشر

تحریک فدایانِ ختم نبوت (پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام

علیٰ خاتم الانبیاء والمرسلین وعلیٰ الہٖ واصحابہ

الراشدین المھدیین۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ماکان محمدٌ ابا احدٍ من رِّجالِکم ولکن رَّسول اللہ

وخاتم النبین ط وکان اللہ بکل شیءٍ علیماً۔ (الاحزاب آیت نمبر ۴۰)

صدق اللہ مولٰنا العظیم

محمد ﷺ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے

منصب نبوت و رسالت وہ منصب ہے جو منجانب اللہ عطا ہوا کرتا ہے، اس کے حصول میں کسی دنیاوی عمل اور کوششوں کی کارفرمائی نہیں ہوا کرتی، ایسا بھی نہیں کہ کوئی اپنی عبادت و ریاضت کی بنا پر اس منصب پر فائز ہو جائے، بلکہ اللہ رب العزت جسے چاہتا ہے خاص اپنے فضل و کرم سے اس منصب کے لئے چن لیتا ہے۔ ''ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء''

لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ یہ مسئلہ عہد رسالت ہی سے حساس رہا ہے، ابتدائے اسلام سے ہی جھوٹے مدعیانِ نبوت پیدا ہوئے اور امت میں فتنہ انگیزی کرتے رہے۔ تاریخ اسلام کا مطالعہ کرنے والوں پر یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ خود سرکار دو عالم ﷺ کے مبارک عہد میں اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب نے دعویٰ نبوت کیا تھا۔ اور حضور نے اسود عنسی کی سرکوبی اور اس کے قتل کے لئے دو جلیل القدر صحابہ حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بھیجا اور حضرت فیروز دیلمی کے ہاتھوں وہ بدبخت کیفر کردار کو پہنچا، جب اس کی خبر مرگ وصال میں آنحضرت ﷺ کو ملی تو آپ نے خوشی کا اظہار فرمایا، اور حضرت فیروز کو دعائیں دیں اور کامیاب و کامران فرمایا۔

چونکہ یہ مسئلہ ضروریات دین سے تھا کہ حضور خاتم النبیین ﷺ کے آنے کے بعد خدا کی طرف سے اور کوئی نبی نہ بھیجا جائے گا، لہٰذا سرکار ختمی مرتبت ﷺ نے بھی واضح لفظوں میں فرما دیا کہ

''انا خاتم النبیین لا نبی بعدی'' (ترمذی: جلد ۲: ص ۴۵،)

''میں خاتم النبیین ہوں، مجھ پر نبیوں کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے، اب میرے بعد کوئی نبی نہیں''

اور خود قرآن مجید اس کی صاف تصریح فرما رہا ہے کہ ''مَا کَانَ مُحمد ابا احدٍ مِّن رِّجالِکم ولٰکِن رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖن'' (سورۃ احزاب: ۳۳، ۴۰) ''محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول اور سب نبیوں میں پچھلے'' (کنز الایمان)

اور یہ تو بدیہی بات ہے کہ کار نبوت، اللہ کے بندوں کی ہدایت و رہنمائی کے لئے ہوتا ہے، گمراہوں کو صراط مستقیم پر چلانے کے لئے ہی نبی مبعوث کئے جاتے ہیں، حضرت آدم سے حضرت عیسیٰ علیہما السلام تک اللہ نے یہ سلسلہ جاری رکھا، پھر اپنے آخری نبی حضرت محمد عربی روحی فداہ ﷺ کو تمام بنی نوع انسان کے لئے رسول بنایا، اور دین اسلام کو مکمل کر دیا، کہ اب اس کے بعد کوئی نیا دین نہیں آئے گا، قیامت تک کے لئے صرف یہی دین اسلام، صراط مستقیم ہے، اور لوگوں کا محبوب مذہب، جیسا کہ ارشاد باری ہے ''اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الاسلام دِیْناً'' (سورۃ المائدۃ: ۵: ۳) آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا، اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی، اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا، (کنز الایمان)

تو جب اسلام اپنی مکمل اور آخری شکل میں جلوہ فگن ہو گیا، اور اس کے قوانین تمام شعبہ ہائے زندگی کو محیط ہو چکے، اور ہدایت و راہنمائی کا سرچشمہ قرآن نازل ہو چکا جو آج تک اپنی اصل ہیئت پر موجود ہے تو پھر کسی اور دین کی قطعی ضرورت نہیں کہ یہ اسلام کی حقانیت کے منافی ہے، اسلام ہی وہ سچا اور لافانی مذہب ہے جو رہتی دنیا تک کے لئے ہدایت و کامیابی کا ضامن ہے، اس میں کسی کو ذرہ برابر چوں چرا کی گنجائش نہیں، اس کے قوانین اٹل اور فطرت انسانی کے عین مطابق ہیں۔

اسلام کے ابتدائی ادوار سے ہی فساد اور بگاڑ کی وبا اسلام و مسلمین میں در آئی، طرح طرح کے فتنے اور مسلمانوں کے مابین گمراہ فرقے پیدا ہوتے گئے، اور کیوں نہ ہو کہ یہ صادق و مصدوق کا قول ہے کہ ''میری امت فرقوں میں بٹ جائے گی''، لیکن ساتھ ہی ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی رہنمائی اور دین اسلام کے خلاف پیدا شدہ گمراہیوں کے تدارک کے لئے انبیاء کرام

کی وراثت کے امین، علمائے کرام کو پیدا فرماتا رہے گا۔ کیونکہ سلسلۂ نبوت ختم ہو چکا ہے، اب کوئی نیا نبی آنے سے رہا، لہٰذا یہی نائبین رسول ہیں جنہوں نے قوم کی رہنمائی کی ذمہ داری اپنے سر لے کر اسے بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں، اور اسلام کے خلاف فتنوں کا مقابلہ کر رہے ہیں۔

آج جو سب سے بڑا فتنہ ہمارے سامنے سر اٹھائے کھڑا اور اسلام کے لئے سب سے بڑا خطرہ بنا ہوا ہے وہ "فتنۂ قادیانیت" جسے پیدا ہوئے کم وبیش ایک صدی کا عرصہ گزر گیا، علمائے اسلام نے ابتداء ہی سے اس کی گرفت فرمائی، اس کی گمراہیوں، اور کفریات کو اجاگر کیا، علمائے عرب و عجم نے بالاتفاق انہیں کافر و مرتد کہا، اس خصوص میں امام احمد رضا کا نام سر فہرست ہے، جہاں آپ نے ڈھیر سارے تجدیدی کارنامے انجام دیئے، وہیں ردّ قادیانیت میں بھی آپ نے نمایاں کردار ادا کیا اور کئی رسالے تالیف فرمائے، اور قادیانیوں پر علمائے عرب بالخصوص حرمین شریفین کے لگائے گئے فتاویٰ کو "حسام الحرمین" میں جمع کیا، فتاویٰ رضویہ میں لکھتے ہیں کہ......

"علمائے کرام حرمین شریفین نے قادیانی کی نسبت بالاتفاق فرمایا، کہ "من شك فى عذابه وكفره فقد كفر" جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر" (فتاویٰ رضویہ: جلد ۵۔ ۵۱)

قادیانیوں کی حقیقت مزید واضح کرتے ہوئے احکام شریعت میں فرماتے ہیں......

"قادیانی مرتد، منافق ہیں، مرتد منافق وہ کہ کلمۂ اسلام اب بھی پڑھتا ہے، اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتا ہے اور پھر اللہ عزوجل یا رسول اللہ ﷺ یا کسی نبی کی توہین کرتا، یا ضروریات دین میں سے کسی شی کا منکر ہے"...... (احکام شریعت حصہ اول: صفحہ ۱۱۲)

ختم نبوت کا عقیدہ اجماعی ہے، جس پر چودہ صدیوں سے مسلمانوں کا اجماع رہا ہے، کہ ہمارے نبی محمد عربی ﷺ آخری نبی ہیں، اور ان پر سلسلہ رسالت ختم ہو چکا ہے، اور یہ مسئلہ ضروریات دین سے ہے، جس کا منکر بالاجماع کافر ہے بے شمار احادیث و آثار اور آیات قرآنیہ شاہد ہیں کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ ہی خاتم النبیین اور ختم المرسلین ہیں، اب اگر ان کے بعد کسی نے نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا تو وہ جھوٹا، مکار فریبی ہے اور اس کے کفر و ارتداد میں

کوئی شک نہیں۔

علمائے کرام کی مساعی جمیلہ کے باعث وقتی طور پر یہ فتنہ دب گیا، مگر مکمل طور سے یہ ختم نہ ہو سکا، بلکہ دھیرے دھیرے پنپتا گیا اور اس کے ماننے والے چوری چھپے اپنا کام کرتے رہے، لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے رہے، اپنا لٹریچر دولت افرنگ کی بنیاد پر خوب پھیلاتے رہے، قادیانی پوری چابکدستی سے دیہاتوں اور قصبات میں اپنا تسلط جمانے کی کوششیں کر رہے ہیں، ان کے مبلغین اور نمائندے جگہ جگہ پھر رہے ہیں، اور سادہ لوح اور سیدھے سادے عوام کو بہکا رہے ہیں اور عوام کو سبز باغ دکھا کر اپنے دام تزویر میں پھانسنے کی کوششیں کر رہے ہیں، متاع ایمان کے یہ لٹیرے ہر جگہ اپنی مشنریاں قائم کر رہے ہیں، اور اپنے لٹریچر کی اشاعت میں پانی کی طرح روپیہ بہا رہے ہیں۔

آج ضرورت ہے اس پر بند لگانے کی، آج ضرورت ہے اس کے لئے ہم پورے طور پر کمربستہ ہو جائیں اور اس محاذ پر اپنی تمام تر توانائیاں صرف کر دیں، اپنے مدرسوں کے نصاب میں فتنہ قادیانیت کے رد و مناظرہ کا فن داخل کریں، ان کے فتنوں سے مقابلے اور محاسبہ کرنے کا ڈھنگ طلبہ کو سکھائیں، فتنۂ قادیانیت کے خطرناک منصوبوں سے انہیں آگاہ کریں تا کہ ہماری آئندہ نسل اپنے آپ کو اس فتنے سے مقابلے کے لئے تیار پائے۔

تحریک فدایان ختم نبوت

اغراض و مقاصد

۱۔ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور نئی نسل کو قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں سے آگاہ کرنا۔
۲۔ قادیانی تحریک کا دینی، علمی اور سیاسی تعاقب کرنا۔
۳۔ مرزائیوں کو ۱۹۷۳ء کے دستور کا پابند بنانے کیلئے کوشش کرنا۔
۴۔ فتنۂ قادیانیت کے خلاف جدوجہد کرنے والے علماء و مشائخ کی خدمات سے عوام کو آگاہ کرنا۔
۵۔ کلیدی عہدوں سے منکرین جہاد کی برطرفی کیلئے جدوجہد کرنا۔
۶۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے جدوجہد کرنا اور اس مقصد سعید کیلئے رجال کار تیار کرنا۔
۷۔ قادیانیوں کو دعوت اسلام دینا۔

ایسے نورانی جذبوں کو سلام

محمد افضل رشید نقشبندی (نائب ناظم اعلیٰ تحریک فدایان ختم نبوت پاکستان)

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے محاذ ختم نبوت پر گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ کی ذات قادیانیوں کی شہ رگ پر نشتر تھی۔ جب مرزا قادیانی کا نام نہاد خلیفہ نورا نارووال میں وارد ہوا اور قادیانیت کی تبلیغ شروع کر دی۔ آپ اس وقت صاحب فراش تھے۔ چارپائی سے اٹھا نہیں جاتا تھا لیکن عشق رسول ﷺ کی غیرت نے گوارہ نہ کیا کہ خلیفہ نورا قادیانی دندناتا پھرے اور میں یہاں لیٹا رہوں۔ فوراً حکم دیا کہ میری چارپائی اٹھا کر نارووال لے چلو، آپ نے وہاں پہنچ کر نورا قادیانی اور اس کے مذہب قادیانیت کی ایسی مرمت کی کہ نورا قادیانی وہاں سے فوراً واپس بھاگا۔

مفکر اسلام پروفیسر شاہ فرید الحق صاحب سے آگرہ کے اکبر عادل صاحب (سی۔ ایس۔ پی ریٹائرڈ سیکرٹری وزارت صنعت و حرفت حکومت پاکستان) نے ذکر کیا ہے کہ "آپ کے صدر جمعیت عجیب آدمی ہیں کہ محض اپنی قرارداد سے دو لفظوں کے اخراج پر انہیں بہت بڑی رقم مل رہی تھی جو انہوں نے ٹھکرا دی مفصل واقعہ بیان کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ اسلام آباد میں تحریک ختم نبوت کے دوران میرے مکان پر علامہ شاہ احمد نورانی کی دعوت تھی کچھ اور لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے کہ بعض آدمی مرزائی فرقہ کے لاہوری گروپ سے جو تعلق رکھتے تھے وہاں آئے اور پوچھا معلوم ہوا ہے کہ آپ کے ہاں مولانا نورانی تشریف فرما ہیں ہم ان سے بات کرنا چاہتے ہیں میں ان لوگوں کو اندر لے گیا اور حضرت نورانی صاحب سے کہا کہ یہ لوگ آپ سے کوئی بات کرنا چاہتے ہیں حضرت نے فرمایا کیا بات ہے ان لوگوں میں تین چار سرکاری افسر بھی تھے ایک صاحب نے کہا جناب ہم نے سنا ہے کہ آپ نے اپنی قرارداد میں لاہوری گروپ کو بھی غیر مسلم قرار دیا ہے حالانکہ ہم مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے لہٰذا آپ کی قرارداد میں ہمارا ذکر درست نہیں ہے آپ یوں کریں کہ اپنی قرارداد سے ہمارا نام نکال دیں

ہم اس کے عوض آپ کو پچاس لاکھ روپے پیش کرتے ہیں۔

علامہ نورانی نے فرمایا آپ کی پیشکش ہمارے جوتے کی نوک پر ہے اس لئے کہ ہمارا جوتا اس پیش کش سے قیمتی ہے مرزا مدعی نبوت ہے اور جو اسے مصلح یا مسلمان مانتا ہے وہ بھی کافر ہے اور میری قرارداد سے کوئی لفظ حذف نہیں ہوگا آپ لوگ یہاں سے چلے جائیں وہ لوگ چلے گئے ایسے نیک جذبوں کو ہزار ہا سلام عقیدت۔

جون 2008ء میں تحریک فدایان ختم نبوت پاکستان کے زیر اہتمام 3 روزہ ردِ قادیانیت کورس و ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد جامعہ حضرت عبداللہ بن زبیر خانپور ایوبیہ ضلع ایبٹ آباد ہوا تو میں نے اپنے امیر مربی و محسن فخر سادات سفیر ختم نبوت پیر سید محمد اجمل گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور فیصلہ تو اجلاس میں ہو گیا ہے کہ تین روزہ ردِ قادیانیت کورس کا لیکن حضور پروگرام پر اخراجات میرے مطابق تقریباً 1,25000 ہیں حضور تنظیم کی طرف سے چالیس ہزار یا پچاس ہزار اکٹھے ہوں گے تو باقی...... تو آپ نے فرمایا نقشبندی صاحب آپ اپنے امیر کے ہوتے ہوئے فکر نہ کیا کریں بس آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ پروگرام کامیاب کرے۔ پھر جب پروگرام شروع ہوا تو سب تحریکی بھائی گواہ ہیں کہ قبلہ شاہ صاحب امیر نہیں بلکہ ایک کارکن کی طرح مہمانوں کو خوش آمدید کہتے نظر آئے کورس کے آخری دن مہمانوں کا بہت زیادہ رش تھا وہاں موسم بھی کافی سرد تھا بستروں کی کمی فطری بات تھی تو آپ نے سب مہمانوں کا انتظام کرنے کے بعد مجھے فرمایا کہ آپ کی صحت ٹھیک نہیں تو آپ بھی آرام کریں تو میں نے عرض کیا حضور آپ...... تو آپ نے فرمایا میری فکر نہ کریں میرے لیے جگہ ہے۔ میں رات کے 3 بجے حاجت کے لیے اٹھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ قبلہ شاہ صاحب کمرے کے ایک طرف بیٹھے ہوئے ہیں اور مطالعہ فرما رہے ہیں نہ اُن کے پاس کمبل ہے اور نہ سرہانہ اللہ اکبر ایسے نیک جذبوں کو ہزار ہا سلام عقیدت اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

تحریک فدایان ختم نبوت پاکستان

عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے سرگرم عمل

☆ کیا آپ چاہتے ہیں کہ۔ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہو

☆ کیا آپ چاہتے ہیں کہ۔ منکرین ختم نبوت کا محاسبہ ہو

☆ کیا آپ چاہتے ہیں کہ۔ اسلام اور پاکستان کے دشمن قادیانیوں کا تعاقب کیا جائے۔

تو آئیے!

تحریک فدایان ختم نبوت پاکستان کا ساتھ دیجئے

تحریک کے ممبر بنیئے ☆ تحریک کے معاون بنیئے

مرکزی دفتر

جامعہ اکبریہ فیض العلوم اکبرآباد کوٹلی میانی تحصیل مرید کے ضلع شیخوپورہ

رابطہ دفتر

جامعہ اسلامیہ میلاد ٹاؤن گلشن ظفر کالونی نزد نیا قبرستان مرید کے

جامع مسجد ختم نبوت گلی نمبر 26 رچنا ٹاؤن فیروز والا ضلع شیخوپورہ

0321-4192539, 0300-8484871, 0322-4867977